ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸

مثنوی حضرت شمس تبریز

مع

مثنوی حضرت فریدالدین عطار

باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الواہب

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

ہر قسم کی عمدہ و سستی کتابیں ملنے کا پتہ:- حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر

مثنوی حضرت شمس تبریز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بگویم حمد رب العالمین را
تمام عالمون کے پروردگار کی حمد کرون
درود مصطفیٰ بعد از ثنایش
درود مصطفیٰ پر اللہ کی حمد کے بعد
مقام چند از سالک بگویم
تھوڑے سے مقام سالک کے بیان کرون
سلوک مختصر موزون و جامع
سلوک کا تھوڑا سا حال مناسب اور کامل
شریعت را مقدم دار اکنون
شرع کو مقدم رکھ اس وقت
کسے کو در شریعت راسخ آید
جو شخص شرع مین پکا ہوتا ہے
براہ تربیت پیران بشارت
طریقت کی راہ مین پیرون نے خوشخبری
یکی منزل کہ آن ناسوت نامست
ک منزل (مقام) جسکا ناسوت نام ہے

عطا کو کردہ بر من عقل و دین را
جس نے مجکو عقل اور دین اسلام بخشا
فرستم از دل و جان با صفایش
بھیجون مین دل اور جان سے صفا کے ساتھ
دران گفتن ز حق توفیق جویم
اس بیان مین اللہ سے توفیق چاہون
بنظم آن را بگفتم باش سامع
مین نے نظم مین بیان کیا ہے تو سنتا رہیو
طریقت از شریعت نیست بیرون
طریقت شرع کے خلاف نہین ہے
حقیقت راہ بروے خود کشاید
حقیقت خود اُس کو اپنی راہ بتا دیتی ہے
بدادہ چار منزل با عبارت
دی ہے چار منزلین عبارت مین
پُر از اوصاف جیوانی تمامست
جیوانی وصفون سے بھری ہوئی

ازان منزل اگر خود بگذرد کس
اُس مقام سے جو کوئی گذر جائے
دران عالم چو او معروف گردد
عالم ملکوت مین جب وہ معروف ہو جائے
چو برگیرد قدم را او ز ملکوت
جب وہ ملکوت کی منزل سے قدم نکالے
مقام روح بر من حیرت آمد
مقام روح مین متحیر ہون
دران منزل بود کشف و کرامات
اُس منزل مین کرامتین ظاہر ہوتی ہین
اگر دنیا و عقبیٰ پیش آید
اگر تمام دنیا اور آخرت ملے
بنور ذکر باید در گذشتن
ذکر کے نور کے ساتھ گذر جانا چاہیئے
چو گردد جان و دل از غیر حق پاک
جب جان و دل ماسوی اللہ سے پاک ہو جائیگا
دران منزل چہارم جست و جوئی
اُس چوتھی منزل مین کوئی تلاش نہین ہوگی
مقام قرب منزل بے نشانست
مقام نزدیکی کا ایک بے نشان مقام ہے

دوم منزل رسد او با ملک بس
دوسری منزل مین وہ فرشتون تک پہونچے
ملائک آسمان مکشوف گردد
فرشتون اور آسمان کا حال اُسپر کھل جائے
رسد در منزل سوم بجبروت
تیسری منزل مین داخل عالم جبروت ہو
نشان از وی بگفتن غیرت آمد
اُسکے نشان کے بیان مین غیرت طاری ہوگئی
ولی باید گذشتن زان مقامات
لیکن ان مقاموں سے گذر جانا چاہیئے
نظر کردن دران هرگز نشاید
ہرگز نظر کرنا بھی اُسکی طرف لائق نہین ہے
بآب توبہ باید دل بشستن
توبہ کے پانی سے دل دھونا چاہیئے
رسد در عالم لاهوت بیباک
پہونچے گا لاہوت کے عالم مین نڈر
نباشد با خدا جز گفت و گوئی
بجز خدا کے ساتھ گفتگو کرنے کے
بجز کون و مکان دیگر جہانست
کہ موجودات کے علاوہ دوسرا جہان ہے

بعون حق رسد آنجا چو سالک
اللہ کی مدد سے جب اس مقام مین پہونچ جاتا ہے سالک
شود بر هر یکے اشیاے مالک
ہر ایک اشیے کا مالک ہو جاتا ہے

فصل اول در بیان توبہ

پہلی فصل توبہ کرنے کے بیان میں

کنم توبہ ز سر آغاز اکنوں
اب میں نئے سر سے توبہ شروع کروں
بر یزم اشکہا چوں دُر مکنوں
آنسو گراؤں عمدہ موتی کے مانند

بہر دم توبہ باید کرد عادت
ہر دم میں توبہ کرنے کی عادت کرنی چاہیے
نخستیں توبہ باید پس عبادت
پہلے توبہ کرنی چاہیے پھر عبادت

کہ بی توبہ عبادت چوں سرابست
کیونکہ بغیر توبہ کے عبادت کرنی دھوکے کے مانند ہے
رود چوں تشنہ می بیند نہ آبست
کہ جب اسکو پیاسا جاکر دیکھے تو پانی نہ ہو

بہر یک فرض آمد توبہ کردن
ہر ایک پر فرض ہے توبہ کرنی
بہر دم توبہ کن تا وقت مردن
ہر دم توبہ کر مرتے وقت تک

بکافر فرض آمد تا ز کفراں
کافر پر توبہ فرض ہے تاکہ ناشکری کی حد سے
بروں آید ز کفراں سوی ایماں
باہر نکل آئے ایماں کی طرف

بعاصی فرض آمد تا ز عصیاں
گنہگار پر فرض ہے تاکہ گناہ سے
کند توبہ ہمیشہ چوں مطیعاں
توبہ کرے ہمیشہ فرمانبرداروں کے مانند

بخاصان توبہ کردن از مقامات
خاص لوگوں کے لیے توبہ کرنا مقامات سے
بہر دم فرض باشد از کرامات
ہر دم فرض ہے اور کرامات سے

درکرامات

ز دونِ حق بباید توبہ کردن
سوائے اللہ سے چاہیے توبہ کرنا
بحق باید دریں رہ جاں سپردن
توبہ کی راہ میں مرنا چاہیے

فصل دوم در بیان تعلیم سلوک

دوسری فصل سلوک کی تعلیم کے بیان میں

چناں کت گفتہ ام بالا ذ قیقت
جیسا کہ میں نے تجھ سے اوپر مجملاً کہا ہے
شریعت ہم طریقت ہم حقیقت
شریعت اور طریقت اور حقیقت

وجود آدمی از ہر سہ مجموع
آدمی کا وجود تینوں سے مجموعہ
بکردہ حق تعالےٰ ہمچو مصنوع
بنایا ہے اللہ برتر نے مانند ایک صنعت کے

۵ دھوکا وہ ریگستان کا مقام ہے جو آفتاب کی روشنی کے باعث دور سے پانی کے مانند نظر آتا ہے لیکن جب اس مقام کے قریب پہنچو ...

یکے نفس و یکے روح و یکے دل
ایک تن اور ایک روح اور ایک دل
شریعت راہ تن آمد بطاعت
شریعت رہنما ہے تن کی طاعت کی طرف
حقیقت راہ جان سرّ نہانست
حقیقت رہنما ہے روح کی اور چھپا ہوا بھید ہے
اگر طالب بود صادق درین راہ
اگر طالب سچا ہوا اس راستے میں
اگر بوئے ازین خواہی کہ یابی
اگر اس کا کوئی پتہ پایا چاہتا ہے
قلم اندر بصورت خویش درزن
اپنی صورت بگاڑ ڈال
بتقوی شہر دل آباد گردان
تقوے سے دل کے شہر کو بسا
دو دل را نیست رہ اینجا یکے شو
بیقرار کے لیے یہاں راستہ نہیں ہے مستقل ہوجا
بدہ مر نفس خود را گوشمالی
خاص کر اپنے نفس کو گوشمالی دے
صفات نفس شہوتہا بریدن
صفتیں نفس کی خواہشیں ترک کرنا
صفات نفس را بگذار اکنون
صفتیں نفس کی چھوڑ بالفعل
صفات روح جملہ حسن شوقست
صفتیں روح کی تمام حرکت شوق کی ہے

ولے در حرف ہر یک ہست مشکل
لیکن ہر ایک کی شرح میں مشکل ہے
طریقت راہ دل شد با قناعت
طریقت رہنما ہے دل کی قناعت کی طرف
درون جان و بیرون از جہانست
روح کے اندر اور جہان کے باہر ہے
ز جان و دل بخیز دار سر چاہ
جان و دل سے بلند مرتبگی کی محبت چھوڑ دے
ز بستی پا برون نہ در خرابی
آبادی سے قدم رکھ ویرانے میں
حصار نفس را از بیخ بر کن
جسم کا قلعہ جڑ سے کھود ڈال
بہمت جان و دل را شاد گردان
ہمّت (قصد) سے جان اور دل کو خوش کر
دوئی بگذار اول وانگہے رو
دوئی پہلے چھوڑ بعد اس کے روانہ ہو
کہ دشمن را نیابد ہیچ حالی
تاکہ دشمن کسی حال میں اسپر قابو نہ پائے
صفات دل ہمہ طاعت گزیدن
صفتیں دل کی ہر وقت طاعت میں رہنا
صفات دل بجو کان ہست میمون
صفتیں دل کی ڈھونڈھ کہ وہ مبارک ہیں
گہے در ناز و گہہ در عین ذوقست
کبھی ناز کی صورت میں اور کبھی عین ذوق میں ہے

چو دل ہر یک صفات روح گیرد
جب دل صفتین روح کی اختیار کر لیتا ہے
شود مقبول و در دلہا پذیرد
مقبول ہوتا اور دلون مین جگہ پاتا ہے

طلب اندر صفات ذات رحمان
ڈھونڈھنا خدا کی ذات کی صفتون کا
بباید ہر یکے را قدر امکان
چاہیے ہر شخص کو جہان تک ممکن ہو

فصل سوم در بیان وضو

تیسری فصل وضو کے بیان مین

چو این گوہر محمدؐ مصطفےٰ سفت
جب وضو کا قاعدہ محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منظم کیا
وضو را گو سلاح المومنین گفت
وضو کو انھون نے ہتھیار مسلمانون کا فرمایا

بباید بود دائم با طہارت
چاہیئے رہنا ہمیشہ با وضو
بظاہر ہم بباطن با بصارت
ظاہر مین اور باطن مین عقل کے ساتھ

بود ظاہر طہارت از نجاست
ظاہر پاک ہوتا ہے پلیدی سے
طہارت باطن آمد از خباثت
پاکی دل کی پاک ہونا ہے بُرائی سے

چو وقت آید نماز وقت گذار
جب وقت آئے ٹھیک وقت پر نماز پڑھ
فرائض با جماعت ہوش میدار
فرضون مین جماعت کا لحاظ رکھ

ز وقتی تا بوقتے منتظر باش
ایک وقت کی نماز سے دوسری وقت کی نماز کا منتظر رہ
بذکر فکر دائم محتضر باش
ذکر حق و فکر حق مین ہمیشہ مصروف رہ

سخن با کس مگو الا ضرورت
بات کسی سے نہ کر بے ضرورت
خلل تا در نیفتد در خصومت
تا کہ کھنڈا نہ پڑے تیرے حضور دل مین

بہر جائے کہ باشے ذکر میگو
جہان کہین رہ ذکر حق کرتا رہ
بہر حالے خدا را شکر میگو
ہر حال مین خدا کا شکر بجا لایا کر

بہر جائے کہ باشی با خدا باش
جہان رہ با خدا رہ
ز خود بیگانہ با حق آشنا باش
اپنے آپ سے بیگانہ خدا کا آشنا رہ

مدہ مردون حق را جاہی در دل
ماسوی اللہ سے دل نہ لگا
درون تا نیابد رہ عزازیل
تا کہ تیرے دل پر شیطان قابو نہ پائے

چو اس خمس را چون دزد بر بند
پانچون حواسون کو چور کے مانند باندھ
پس انگہ رخت طاعت را سلامت
بعدہٗ اسباب طاعت کا محفوظ
اگر خواہے کہ با تو حق تعالےٰ
اگر تو چاہے کہ تجھ سے اللہ برتر
بخوان قرآن کلام اللہ بشنو
پڑھ قرآن مجید۔ اللہ کا کلام سُن
ندامت را امام خویش گردان
پشیمانی کو اپنا امام کر
اگر خواہے سخن با حق بگوئے
اگر تو چاہے کہ اللہ سے کلام کرے
چو شب آید بباید بود قائم
جب رات آئے تو کھڑا رہنا چاہیئے

چو بستی دزد ایمن باش میخند
جب تو نے چور کو باندھ لیا بیخوف رہ اور ہنس
ببر در حضرت حق با کرامت
لیجا درگاہ خدا مین عزت کے ساتھ
سخن گوید ز قدرت بی مثالے
کلام فرمائے بے مثل قدرت کی
قدیمست آن ز حق منزل نہ این نو
قدیم ہے کلام اللہ کیطرف سے اُترا ہوا نہ کہ نیا ہے
ہمیشہ اقتدا کن با دل و جان
ہمیشہ پیروی کر دل و جان سے
نماز خود حضور دل بجوئے
اپنی نماز مین حضور دل بہم پہونچا
چو روز آید بباید بود صائم
جب دن آئے تو روزہ رکھنا چاہیئے

شب و روزت چو گردد با تو یکسان
رات اور دن تیرا جب برابر ریاضت مین بسر ہوگا
نماید کار مشکل بر تو آسان
معلوم ہوگا مشکل کام تجھکو سہل

فصل چہارم در ترک دنیا

چوتھی فصل دنیا چھوڑنے کے بیان مین

ز دنیا ترک گیر از بہر دین تو
دنیا کو چھوڑ دین کے واسطے
چو باید رفتنت زین دار دنیا
جب تجھکو ضرور جانا ہے اس دنیا کے گھر سے

توکل بر خدا کن با الیقین تو
بھروسا اللہ پر کر یقین کے ساتھ
چرا بندی تو دل در کار دنیا
کیون باندھتا ہے دل کام مین دنیا کے

نباید بست دل با زن و فرزند
نہ لگانا چاہیئے دل جورو اور بچون سے

بباید داد دل را با خداوند
دے دینا چاہیے دل اللہ کو

زہی غفلت کہ ما را کور کردست
کیا خوب غفلت ہے جسنے ہمکو اندھا کر رکھا ہے

کہ یاد مرگ از دل دور کردست
یعنے یاد موت کی دل سے بھلادی ہے

بغفلتہای دنیا خلق مغرور
غفلتون مین دنیا کی مخلوق مغرور ہے

بکردہ یاد مرگ از دل ہمہ دور
کر دی ہے یاد موت کی دل سے بالکل فراموش

ز دنیا و اہل آن چون تیر بگریز
دنیا اور دنیا داروں سے تیر کے مانند بھاگ

چو بگریزی بدرویشان بیامیز
جب دنیا سے بھاگ چکے درویشوں سے میل جول کر

بدرویشان بیامیز

علائقہای دنیا قطع گردان
تعلقات دنیا کے چھوڑ دے

حزین دل باش و روی چون غریبان
غمگین رہ دنیا مین مسافرون کے مانند

اگر جمعیت دل حاصل آید
اگر اطمینان دل کا حاصل ہو

دعائی گر کنے آنگاہ شاید
کوئی دعا اگر کرے تو اس اطمینان مین لائق ہے

فصل پنجم در طلب مرشد

پانچویں فصل طلب میں پیر کی

نباشد مبتدی را ہیچ بہ زین
نہین ہے مبتدی کے لیے کوئی شے بہتر اس سے

کہ پیری را بجوید رہبر دین
کہ کسی پیر کو ڈھونڈھے رہنما دین کا

اگر خواہد کہ خلوت را گزیند
کہ اگر چاہے کہ خلوت اختیار کرے

ہمان بہتر کہ پیش شیخ شنیند
وہی بہتر ہے کہ پیر کے پاس بیٹھے

ز نیک و بد ترا تا باز گوید
تاکہ نیک و بد سے تجھکو آگاہ کرے

ز اسرار نہانت راز گوید
چھپے ہوے بھیدوں سے بھید کہے

مثالش را بگویم گوش دارید
اسکی مثال مین کہتا ہون کان رکھ سنو

دران تمثیل ہر یک ہوش دارید
اور اس مثال کا تم سب دھیان رکھو

اگر بے پیر کاری پیش گیرد
اگر بے پیر کوئی کام شروع کرتا ہے

ہلاکت راز بہر خویش گیرد
ہلاکی اپنے لیے اختیار کرتا ہے

چنان کاندر جهازی دیدبانے
مراد از معلم وناخدا
جیسے ایک جہاز مین ایک دیدبان
اگر آن دیدبان دروی نبودی
اگر وہ دیدبان اُس جہاز مین نہ ہوتا
خطر در راه دین بسیار باشد
خوف دین کے راستے مین بہت ہوتا ہے
چراغ نور باطن را برافروز
چراغ دل کے نور کا روشن کر
به کم گفت و به کم خوردن و خفتن
تھوڑا کلام تھوڑی غذا تھوڑا سونے کی
کسی کین ذکر گوید صبح تا شام
جو شخص کہ ذکر کرتا ہے صبح سے شام تک
چنان حاصل شود در دل صفایش
ایسی پیدا ہوتی ہے اُسکے دل مین صفا
دو چشم خویش را بر بند چون باز
دونون آنکھین اپنی بند کرے باز کے مانند
عروس معرفت چون رخ گشاید
دُلھن معرفت کی جب منھ کھولے
بیک ساعت ترا هفتاد منجار
ایک گھڑی بھر میں تجکو ستر راستے (مذہب بد)
دران حالت مقام نور باشد
اُس حالت مین مقام نور کا ہوتا ہے
دران خلوت بعاشق عشقبازے
اُس تنہائی مین عاشق سے عشق کی بازی کھیلے گا تو

بباید تا دهد از ره نشانے
ضروری ہے تا کہ راستے کا پتہ بتائے
بجز غرقش نبودی ہیچ سودی
سوا ڈُبا دینے کے اُس جہاز سے کوئی فائدہ نہ ہوتا
گل خوشبوی پر از خار باشد
پھول خوشبو کا کانٹون سے بھرا ہوا ہوتا ہے
بخلوت گاه بنشین تا شب و روز
تنہائی کے مقام میں بیٹھ رات اور دن
بکن عادت و با اخلاق بودن
عادت کر اور خُلق نیک کے ساتھ رہنے کی
رسد کارش ز فضل حق باتمام
پہونچتا ہے کام اُسکا اللہ کے فضل سے انجام کو
بیک لحظه گشاید کارهایش
کہ ایک لحظہ مین رُکے ہوئے اُسکے کام چل نکلتے ہیں
درونت تا دهد گم گشته آواز
تا کہ تیرے دل مین کھویا ہوا آواز دے
ز حسن خویش عقل از تو رباید
اپنے حُسن سے تیری عقل یکبارگی لیجائے
نماید رو بزیور هاے انوار
مُنھ دکھائیں اپنی اپنی خصلتوں کے ساتھ
ز جای آب و گل او دور باشد
پانی اور مٹی کے مرتبے سے وہ دور ہوتا ہے
ز دون حق بگردد بی نیازے
ماسوای اللہ سے حاصل ہو گی بے پروائی

فصل ششم دربیان تفرید وتجرید

چھٹی فصل گوشہ نشینی کے بیان مین

درین رہ مرد را تفرید وتجرید
اس راستے مین مرد کے لیے تفرید اور تجرید
نخستین مرد را تجرید باید
سب سے پہلے مرد کے لیے تجرید چاہیے
بہ پیوند قناعت بایدش کرد
ایک پیوند پر اُسکو چاہیے ہے قناعت کرنا
لباس فقر را می پوش بر تن
پوشاک فقر کی پہن تن پر
اگر چیزی بود در ملک درویش
اگر کوئی شے ہوتی ہے درویش کی ملک مین
ز ملک خویش تا بیرون نیاید
اپنے ملک کو جب تک چھوڑ نہین دیتا
مقام فقر بس عالی مقام ست
مقام فقر کا بہت بلند مرتبہ ہے
بجز صادق ندارد رہ دران سوئی
سچے کے سوا اس طرف کی راہ کسی کو نہین ملتی
طریق فقر راہے ہست مشکل
طریقہ فقر کا ایک سخت مشکل راستہ ہے
دران وادی بسی گمراہ گشتند
اس جنگل مین بہت سے راہ بھول گئے
بجان باید برفت این رہ نہ از پای
جان سے چلنی چاہیے یہ راہ نہ کہ پاؤن سے

بباید تا کشاید کار توحید
ضروری ہے تاکہ حل ہوئے مشکل توحید کی
ز دون حق بدل تفرید باید
ماسوی اللہ سے دل مین تفرید چاہیے
بفقر و فاقہ باید بودنش مرد
شکستہ حالی اور فاقہ کشی مین اُسکو چاہیے مرد رہنا
درخت حرص را از بیخ برکن
درخت حرص کا جڑ سے اُکھاڑ
رسد زان مر توکل را ضرر پیش
پہونچتا ہے اُس سے خصوصًا توکل کو بہت نقصان
حجاب از پیش وی کی میکشاید
پردہ اُسکے سامنے سے کب اُٹھتا ہے
منی و ما در آنجا بس حرامست
مین اور ہم اس مقام مین سخت حرام ہے
بجز عاشق نگنجد کس دران کوی
سوا عاشق کے کسیکو گنجائش اس کوچے مین نہین ہی
یقین باید درین رہ توشۂ دل
یقین چاہیے اس راستے مین زاد راہ دل کا
یقین توشہ دران منزل نبردند
کہ زاد راہ یقین کا اس منزل مین ساتھ نہ لیگئے
نخستین جان بدہ وانگہ تو می آی
پہلے جان دیدے بعد اُسکے تو داخل ہو

شکم پرور چہ داند این سخن را
پیٹو کیا جانے یہ بات
مگر آنکس کہ بازد جان و تن را
سوا اس شخص کے جو جان اور تن کو ہار جائے

میان کفر و ایمان راہ فقر ست
درمیان کفر اور دین کے راستہ فقر کا ہے
درین وادی بسی خوف و خطر ہست
اس جنگل میں بہت خوف اور خطر ہے

نشاید خوف غالب نے رجا را
نہ خوف کا غلبہ چاہئے نہ امید کا
میان ہر دو باید بود ما را
درمیان دونون کے رہنا چاہیئے ہمکو

فصل ہفتم در بیان معرفت
ساتوین فصل پہچان کے بیان مین

سخن در معرفت چون رفت اکنون
کلام جب معرفت کا شروع ہوا اسوقت
برون آرم ز دریا دُرِ مکنون
نکالتا ہون مین دریا سے عمدہ موتی

کسی کو معرفت را کرد حاصل
جس نے معرفت کو حاصل کیا
مقام قرب حق را گشت واصل
اللہ کی نزدیکی کے مرتبے تک پہونچ گیا

ترا باید تفکر کرد با خود
تجھکو چاہیے فکر کرنی اپنے آپ سے
کہ از خاکی مخمر صورتم کرد
کہ اُسنے تھوڑی مٹی سے میری صورت کا خمیر بنایا

زہی پاکی کہ از خاکی بقدرت
کیا خوب ہے وہ پاک کہ تھوڑی خاک سے قدرت کے ساتھ
وجود آدمی را کرد صورت
آدمی کے جسم کی صورت بنائی

بگوہر ہا مزین کرد آن را
جو ہردن سے زینت بخشی اُس کو
بنفخ روح در تن کرد جان را
روح پھونکنے سے جسم میں جان ڈالی

بصر را داد بینائی کہ بیند
آنکھ کو روشنی دی کہ دیکھے
کمر را داد قوت تا نشیند
کمر کو طاقت دی کہ بیٹھے

زبان را داد گویائی کہ گوید
زبان کو گویائی دی کہ کلام کرے
بعقلش داد دانائی کہ جوید
عقل کو جان بوجھ دی کہ ڈھونڈھے

دگر دو دست و دیگر ہر دو پا را
اور دونون ہاتھون اور دونون پانون کو
روانی داد ہر یک جملہ ہا را
روانی اور حرکت بخشی

چو از خاکیم و آخر خاک گردیم
جبکہ ہم مٹی کے ہین اور آخر مٹی ہو جائیں گے
بجان دادن چرا غمناک گردیم
جان دینے مین ہین کیون غمگین ہون
بدین گونہ چو بشناسی خدارا
اس طرح جب پہچانے تو خدا کو
شوی واصل کنے حاصل خدارا
ہو جائے ملنے والا پائے خدا کو

فصل ہشتم در بیان عشق

آٹھویں فصل عشق کے بیان میں

تنم با جان درین عالم بیامد
میرا جسم جان کے ساتھ اس عالم میں آیا
چو تنہا ماندہ را مونس درآمد
جیسے اکیلا رفیق کے ساتھ آیا
جگر پُر خون ز دُرد اوّل دو نیم ست
جگر خون کا بھرا ہوا درد سے اول دو ٹکڑے ہے
خدارا عشق اندر دل قدیم ست
خدا کا عشق دل مین قدیم ہے
محبت در دل ست و عشق در جان
محبت دل مین ہے اور عشق جان مین
تنم در تاب او چون زلف پیچان
جسم میرا اُسکی گرمی سے زلف کے مانند تاو پیچ مین
محبت گر شود ظاہر بصورت
محبت اگر ظاہر ہو صورت مین
ہمان صورت شود عاشق ضرورت
وہی صورت ہو عاشق ضرور
بخواہد چشم سر معشوق دیدن
چاہیے سر کی آنکھ سے معشوق کو دیکھنا
کلامش را بگوش خود شنیدن
کلام معشوق کا چاہیے اپنے کانون سننا
کہ از سر تا قدم این جملہ مشتاق
کیونکہ سراسر یہ سب کے سب مشتاق
ببوی دوست گردد چون بعشاق
دوست کی بو کے ہوتے ہین مانند عاشقون کے
نہان اندر نہان بیند جمالش
دل پوشیدگی میں دیکھتا ہے حُسن اُس کا
بگوش دل کند فہم کمالش
دل کے کان سے سمجھتا ہے کمال اُس کا
توئی عاشق بظاہر در طریقت
تو عاشق ہے باعتبار ظاہر کے طریقت میں
توئی معشوق باطن در حقیقت
تو معشوق باطن کا ہے حقیقت مین
چو عاشق گشت کس در روی معشوق
جب عاشق ہوا کوئی معشوق کے منہ کا
نداند او نشان جز کوی معشوق
نہین جانتا ہے وہ پتہ کسی کا سوا معشوق کی گلی کی

ہر آن عاشق کہ دریا بد ازین بوی
جو عاشق کہ پاتا ہے اس کی بو
درین میدان سرافراز د درین کوی
اُس میدان مین سربلندی حاصل کرتا ہی اس گلی مین

اگر عاشق شود دربارِ معشوق
اگر عاشق جاتا ہے معشوق کی بارگاہ مین
نیابد لطف او را ہیچ مخلوق
نہین پہونچتا ہے اُسکے لطف کو کوئی شخص

نہانِ خویش بیبند آشکارا
مقصود اپنا دیکھتا ہے کھُلم کھُلا
شود عاشق بروے خود نگارا
ہوتا ہے عاشق اپنے منہ پر معشوق

فصل نہم دربیان فنا و بقا
نوین فصل فنا اور بقا کے بیان مین

فنا اندر فنا عین فنا ئیست
فنا در فنا عین فنا ہے
بقا اندر بقا عین بقا ئیست
بقا در بقا عین بقا ہے

اگر گردی تو در توحید فانی
اگر ہو جائے تو توحید مین فنا
بحق یابی بقائی زندگانی
اللہ کے ساتھ پائے بقا زندگانی کا

فنا ترک ہوا را نام کردند
فنا خواہش چھوڑ دینے کا نام رکھا ہے
بقا جملہ صفاتش را شمردند
بقا اُس کی تمام صفتون کو شمار کیا ہے

نباشد موت ہرگز انبیا را
نہین ہے موت کسی نبی کے لیے
نہ ہر یک اصفیا و اتقیا را
نہ اصفیا اور اتقیا مین کسی کے بے موت ہی

ز دارے تا بدارے نقل باشد
بلکہ اُنکی موت ایک گھر سے دوسرے گھر مین جانا ہے
ز شغل کار دنیا عزل باشد
اور دنیا کے کامون کے شغل سے علیحدہ ہو جانا

چو او با تست تو ہم باش با او
جب وہ تیرے ساتھ ہے تو بھی اُسکے ساتھ رہ
دلِ خود را از دونش پاک میشو
اپنے دل کو ماسوای اللہ سے خوب پاک کرلے

فصل دہم دربیان سفر
دسوئین فصل سفر کے بیان مین

مسافر باش دائم راہ میرو
مسافر رہ اور ہمیشہ راہ طے کرنے مین مصروف رہ
قدم با ہوش دار از چاہ و از گو
قدم بچا تا رکھ کنوئیں اور گڑھے سے

چو ره دورست و منزل بے نہایت — یقین را توشه کن رو بر عنایت

جب راه دور دراز ہے اور سر منزل لا انتہا — یقین کو زاد راه بنا چل عنایت پر بھروسه کیے ہوئے

ز صورت پا برون نه پس روان شو — نخستین توبه گیر وانگہے رو

صورت سے قدم باہر نکال بعدهٗ روانه ہو — پہلے توبه کرلے اُسکے بعد راسته چلنا شروع کر

ہر آن منزل که او در پیشت آید — اقامت کردن اندر وی نشاید

جو منزل تیرے سامنے آئے — اُس منزل مین مقیم نه ہونا چاہیئے

بہر ملکے عجائب ہا ببیند — بہر عالم غرائب ہا بچیند

ہر ایک ملک مین عجائبا دیکھے گا — ہر عالم مین غرائب حاصل ہون گے

سفر از خود بدل ببایدت کرد — نه در دنیا زمین پیمایدت کرد

ز پیمایت

سفر اپنے جسم سے دل کی طرف کرنا چاہیے تجکو — نه که دنیا مین زمین ناپنی چاہیے تجھکو

رہے نزدیک دوری از دوئی — اگر یکتا شوی مرد خدائی

راه نزدیک ہی دور ہے تو دودلی کی وجه سے — اگر یک دل ہو جائے تو تو مرد خدا کا ہے

بدین ره کار ہر چه بود بر اصل — بنظم آوردنش آن را بده فصل

آوردنش بنظم

اِس راه مین جو کچھ اصل کام تھا — نظم کیا مین نے اس سب کو دس فصلون مین

مریدان را ہمه قدر ست کافی — مریض راه دین راہست شافی

مریدون کے لیے اتنا ہی کافی ہے — دین کی راه کے مریض کو شفا بخشنے والا ہے

ز ہجرت ہفتصد پنجاه و ازہفت — حساب حاسبان تاریخ در وقت

در رفت

ہجری ۷۵۷ھ سات سو ستاون تھے — حاسبون کے حساب سے تاریخ ہوئی

شده این مختصر منظوم موزون — که مرغوب القلوبش گفتم اکنون

ہوگیا یه مختصر نظم مناسب — که مرغوب القلوب اسکو کہا مین نے اب

تمام شد مثنوی حضرت شمس تبریزؒ

مثنوی حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاح نامہا از نام تو
آغاز سب ناموں کا تیرے نام سے
آن خداوندی کہ در عرض وجود
وہ مالک جسنے وجود کے میدان مین
چون بعالم نیست غیر یار کس
جبکہ تمام عالم مین یار کے سوا کوئی نہین ہے
جملۂ ذات جہان مرآت اوست
تمام ذرے دنیا کے اُسکا آئینہ ہین
از می عشقش عناصر سرخوش اند
اُسکے عشق کی شراب سے سب عنصر مست ہین
دیدہ ام ذرات عالم را تمام
دیکھا ہے مین نے عالم کے تمام ذرون کو
غرقہ آب اند و میجویند آب
پانی مین ڈوبے ہوئے اور پانی ڈھونڈھتے ہین
زاد راہ عشق عجز ست و نیاز
زادراہ عشق کا عجز اور نیاز ہے
من نخواہم مال و جاہ و طمطراق
مین مال اور مرتبہ اور شان و تجمل نہین چاہتا ہون
آتش درد طلب در دل فروز
طلب کے درد کی آگ مین دل جلا

ہر دو عالم جُرعہ نوشش از جام تو
دونون جہان سیراب تیرے پیالے سے
ہر زمان خود را بنقشے نو نمود
ہر زمانے مین اپنے آپکو ایک نئے انداز سے دکھایا
حامد و محمود خود ہم بود و بس
تعریف کرنے والا اور تعریف کیا گیا اب وہی تھا اور بس
ہرچہ بینی مصحف آیات اوست
جو تو دیکھتا ہے اسکی آیتون کا مجموعہ ہے
از ہوائے روے او در آتش اند
اُسکے منھ کی محبت سے آگ مین ہین
از شراب عشق او مست مدام
اُس کے عشق کی شراب سے ہمیشہ مست
بیخود از مستی و گویان کو شراب
مستی سے بے تاب ہین اور کہہ رہے ہین شراب کہان
گر درین رہ میروی بگذر ز ناز
اگر تو یہ راہ طے کیا چاہتا ہے تو ناز کو چھوڑ
درد خواہم سوز عشق و اشتیاق
درد چاہتا ہون سوز عشق اور اشتیاق کا
ہرچہ یابی غیر مطلوب آن بسوز
معشوق کے سوا جو کچھ پائے اُسمیں جلا دے

جان ندارد هر که جویای تو نیست
وہ بیجان ہے جو تیرا ڈھونڈھنے والا نہیں ہے
طالبان را از دو عالم کار نیست
طالبون کو دونون جہان سے کام نہین ہے
هر که سودای طلب در سر گرفت
جس نے شوق طلب کا لیا
چون شود اوصاف واخلاقت نکو
جب تیرے وصف اور خُلق نیک ہو جائین
انچه گفتم هست از عین الیقین
جو مین نے کہا عین الیقین کے قبیل سے ہے
حشر بر تو صورت اعمال تست
تیرا حشر تیرے ہی اعمال کی صورت ہے
هر چه مے بینی هم از خود دیدهٔ
جو تو دیکھتا ہے اپنی ہی ذات سے دیکھا
تو به معنی جان جمله عالمے
تو حقیقت مین جان ہے تمام عالم کی
لوح محفوظ ست در معنے دلت
لوح محفوظ ہے حقیقت مین تیرا دل
در حقیقت خود توئے اُم الکتاب
حقیقت مین تو ہی قرآن شریف ہے
صورت نقش الٰہی خود توئے
صورت نقش الٰہی کی تو آپ ہی ہے
هست انسان برزخ و نور و ظلم
ہے انسان برزخ نور اور تاریکی کا

دل ندارد هر که شیدائی نیست
وہ بیدل ہے جو تیرا عاشق نہیں ہے
در دل طالب بغیر از یار نیست
دل مین طالب کے یار کے سوا نہیں ہے
دل ز فکر هر دو عالم بر گرفت
دل کو دونون جہان کی فکر سے الگ کر لیا
هشت جنت خود توئی اے نیکخو
آٹھ طبقے جنت کے تو ہی ہے اے نیکخو
نی باستدلال و تقلیدست این
نہ کہ استدلال اور تقلید کے قبیل سے ہے
انچه دیدی نیک و بد احوال تست
جو بھلا بُرا تو نے دیکھا تیرا ہی حال ہے
گر جزائے نیک و گر بد دیدهٔ
خواہ تو نے نیکی کا مزہ دیکھا خواہ بُرا
هر دو عالم خود توئے بنگر دمے
دونون جہان خود تو ہی ہے دم بھر تامل کر
هر چه میخواهی شود ز و حاصلت
جو تو چاہتا ہے تجکو اُسی سے ملے گا
خود ز خود آیات خود را باز یاب
تو آپ اپنی ذات سے اپنی نشانیان دریافت کر
عارف اشیا کماهی خود توئے
پہچاننے والا چیزون کا ٹھیک ٹھیک تو آپ ہی ہے
مطلع الفجرش ازین گفتند هم
مطلع الفجر اُس کو اسی لیے کہا ہے

برزخ

برزخ جامع خط موہوم اوست
برزخ جامع موہوم خط وہ ہے
انچہ مطلوب جہان شد در جہان
جو تمام جہان کا مطلوب ہے جہان مین
من عرف زان گفت شاہ اولیا
من عرف اسی سبب سے فرمایا ولیون کے بادشاہ نے
ہم ملک ہم نہ فلک بشناختی
فرشتون کو بھی تو نے آسمانون کو بھی تو نے پہچان لیا
کے شود این سر ترا عین الیقین
کب ہو یہ بھید تیرے لیے عین الیقین

برزخ

چون بعشق دوست باشی جانفشان
جب دوست کی محبت مین ہووے تو جان نثار
گر بکنہ خود ترا باشد رہے
اگر اپنے بھید کا تجھکو راستہ ملجائے
آنکہ سبحانی ہمے گفت آنزمان
جو شخص سبحانی کہتا تھا اسوقت

گوہر دریاے صفا

ہم ازین گفتہ است در بحر صفا
اور اسی وجہ سے کہا ہے گوہر دریاے صفانے
آن انا الحق کشف این معنی نمود
اس کلمہ انا الحق نے اس مضمون کو ظاہر کیا
لیس فی الدارین آن کو گفتہ است
لیس فی الدارین جس نے کہا ہے
ہر کس این معنی بہ نوعے باز گفت
ہر ایک نے یہ مضمون ایک طرح سے کہا ہے

چون نماند وہم تو معلوم اوست
جب تیرا وہم نہ رہا معلوم وہ ہے
ہم توئی و باز جو از خود نشان
تو آپ ہی ہے اپنے آپ کا پتہ لگا
عارف خود شو کہ بشناسی خدا
پہچاننے والا اپنا ہوتا کہ پہچانے تو خدا کو
چون بکنہ خویشتن رہ یافتی
اگر تو نے اپنے بھید کو دریافت کیا
تا نگردی محو خود اے نازنین
جب تک تو آپ مٹ نہ جا اے نازک
برزخ خود بین ہمہ کون و مکان
اپنا برزخ دیکھ تمام جہان کو
از خدا و خلق بیشک آگہے
خدا اور خلق سے بیشک آگاہ ہو جاے
این معانی گشتہ بود اورا عیان
یہ مضمون اسکو معلوم ہوا تھا
نیست اندر جبہ ام غیر خدا
نہین میرے جبہ مین سوا خدا کے
کہ بصورت پیش تو دعوی نمود
کہ ظاہر مین تیرے آگے دعوی خدا ہونے کا کیا
در این معنی چہ نیکو سفتہ است
یہ مضمون کیا خوب بیان کیا ہے
گر نہان و گر عیان این راز گفت
خواہ پوشیدہ خواہ ظاہر یہ مضمون ادا کیا ہے

گر نماند از توئے با تو اثر
اگر نہ رہے تیری خودی سے بجز یہ کوئی نشان
درحقیقت ہرچہ ہست ایمرد دین
حقیقت مین جو کچھ ہست ہے اے جوانمرد دین اسلام کے
عین آبی آب میجوئی عجب
تو عین دریا ہے اور پانی ڈھونڈھتا ہی تعجب ہے
پادشاہی ارچہ میمانی گدا
تو بادشاہ ہے اگرچہ فقیر کے مشابہ ہے
از توئی دریا کنون خس پوش شد
خودی سے دریا اب خس پوش ہو گیا
گر وصال دوست میداری ہوس
اگر دوست کے ملنے کی ہوس رکھتا ہے
تا نگردد نفس تابع روح را
جب تک نفس روح کا فرمانبردار نہین ہوگا
مرغ جان از جنس تن یابد رہا
جان کا پرندہ جسم کی قید سے پائے گا رہائی
دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ
دل کیا ہے یا سوا نفس ناطقہ کا ہے
آنکہ دانا گفت عقل مستفاد
جسکو عقلمند نے عقل مستفاد کہا ہے
چون مجرد شد دل از حرص وہوا
جب الگ ہوا دل حرص اور ہوا سے
در دل صافی توان دیدن عیان
صاف دل میں کھلم کھلا دیکھ سکتے ہین

بگمان یابے ازین معنی خبر
بیشک ہووے تو اس مضمون سے آگاہ
خود ہمہ حق ست باطل نیست این
خود وہ سب خدا ہے یہ قول غلط نہین ہے
نقد خود را نسیہ میگوئی عجب
اپنے نقد کو قرض کہتا ہے تعجب ہے
گنجہا داری چرائی بے نوا
تو خزانون والا ہے کیون بے سامان ہے
خس نماید بحر چون خس پوش شد
گھاس دکھائی دیتی ہے دریا جب گھاس مین چھپ گیا
نفس را با روح گردان ہم نفس
نفس کو روح کا موافق بنا
کے دوا یابے دل مجروح را
کب دوا پائے گا تو زخمی دل کی
گر بہ تیغ لا کشے این اژدہا
اگر نفی کی تلوار سے مارے گا تو نفس کا اژدہا
آنکہ از حق تافت بروی بارقہ
جسپر خدا کے نور کی چمک پڑی
درحقیقت دان کہ دل بودش مراد
حقیقت مین اُس سے مراد دل تھا
تافتن گیرد درو نور خدا
چمکنا شروع ہوتا ہے اس مین نور اللہ کا
آنچہ پنہا نست از خلق جہان
جو پوشیدہ ہے مخلوق سے

معنی کلے وجزئی اندرو
کلی اور جزئی معنے اس مین
دل چہ باشد مطلع انوار حق
دل کیا ہی خدا کے نورون کے نکلنے کا مقام
درحقیقت دان کہ دل شد جام جم
جان لے کہ حقیقت مین دل جم کا جام ہے
دل بود مرآت وجہ ذو الجلال
دل ہے آئینہ خدا کی ذات کا
پیش سالک عرش رحمانست دل
آگے سالک کے اللہ کا عرش دل ہے
جملہ عالم جرعہ نوش جام دل
تمام عالم سیراب ہونے والا دل کے جام کا
دل مقام استواے کبریاست
دل مقام ہے اللہ کے جلوہ فرما ہونے کا
گر ہمیخواہی کہ بینی روی دوست
اگر تو چاہتا ہے کہ دوست کا منھ دیکھے
عشق چہ بود قطرہ دریا ساختن
عشق کیا ہے قطرے کو سمندر بنانا
عشق آن باشد کہ باطل حق شود
عشق وہ ہے کہ باطل حق ہو جائے
عشق از ہستی خود وارستن ست
عشق اپنی ہستی سے رہائی پانا ہے
در دل عاشق چو عشق آتش فروخت
عاشق کے دل مین جب عشق نے اپنی آگ جلائی

چون مشاہد گشت اورا دل بگو
جب نظر آئین تو اس کو دل کہہ
دل چہ باشد منبع اسرار حق
دل کیا ہے خدا کے بھیدون کا سرچشمہ
مے نماید اندرو ہر بیش و کم
دکھائی دیتا ہے اس مین ہر کم وزیادہ
در دل صافی نماید حق تعال
صاف دل مین ہو عیان برتر خدا
جملہ عالم چون تن و جان ست دل
تمام عالم جسم کے مانند اور اسکی جان دل ہے
از مکان تا لامکان یک گام دل
دنیا سے لامکان تک دل کا ایک قدم ہے
دل نباشد آنکہ با کبر و ریاست
وہ دل نہین ہے جسمین غرور اور مکر ہے
دل بدست آور کہ دل میراث اوست
دل تابو مین لا کہ دل دوست کی میراث ہے
از دو عالم با خدا پرداختن
دونوں جہان مین صرف خدا کا مشغول رہنا
قید را بگذار در مطلق شود
قید کو چھوڑ دے اور آزاد ہو جائے
در مقام سرمدی پیوستن ست
مقام سرمدی مین پہونچ جانا ہے
ہر چہ جز معشوق بود آنرا بسوخت
جو کچھ معشوق کے ماسوا تھا جلا دیا

گر مقامِ عشق ماوائے توشد
اگر عشق کا مقام تیرا گھر ہوا
عشق یوسفؑ را ازان سازد غلام
عشق حضرت یوسف کو اسلیے غلام بناتا ہے
عشق موسیٰ را بکوہ طور برد
عشق حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر لے گیا
عشق عیسیٰ را بگردون می برد
عشق حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لے جاتا ہے
عشق احمدؐ را بود معراج دین
عشق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دین کی سیڑھی ہے
عقل در اسباب میدارد نظر
عقل سببوں کو دیکھتی ہے
عقل گوید دنیا و عقبےٰ بجو
عقل کہتی ہے دنیا اور آخرت کو ڈھونڈھ
عقل گوید علم آموز و ہنر
عقل کہتی ہے کہ علم سیکھ اور ہنر
عقل میگوید کہ خود را پیش کن
عقل کہتی ہے اپنے آپ کو بڑھا
عقل گوید شادی و مرہم طلب
عقل کہتی ہے کہ خوشی اور مرہم طلب کر
بار خواہی در طریق عشق او
داخل ہوا چاہتا ہے تو اُسکے عشق کی راہ میں
حق جہان را از محبت آفرید
اللہ نے جہان کو محبت سے پیدا کیا

بر فراز نہ فلک جای توشد
تو آسمانوں کے اوپر تیری جگہ ہوگئی
تا کہ آرد مر زلیخا را بدام
کہ خاص زلیخا کو قابو میں لائے
بہر دید دوست سوی نور برد
دوست کے دیدار کے لیے نور کی طرف لے گیا
یافتہ ادریسؑ جنت از صمد
پائی حضرت ادریس نے جنت خدا سے
تا مقامِ او شود حق الیقین
تاکہ اُن کا مقام حق الیقین ہو جائے
عشق میگوید مسبب را نگر
عشق کہتا ہے سبب پیدا کرنے والے کو دیکھ
عشق میگوید بجز مولیٰ مجو
عشق کہتا ہے ماسوای اللہ کے کچھ نہ ڈھونڈھ
عشق میگوید ز ہستی درگذر
عشق کہتا ہے کہ ہستی سے گذر جا
عشق میگوید کہ ترک خویش کن
عشق کہتا ہے کہ اپنی ہستی سے قطع نظر کر
عشق گوید درد و سوز و غم طلب
عشق کہتا ہے کہ درد اور سوز اور غم طلب کر
از خودی یکبارگے بیگانہ شو
خودی سے دفعۃً بیگانہ ہوجا
از محبت ہر دو عالم شد پدید
محبت سے دونوں جہان نمودار ہوئے

شد محبت روح و عالم جملہ تن
محبت روح ہے اور تمام عالم جسم ہے
چونکہ دارد عشق ہر جائے ظہور
چونکہ عشق کا ظہور ہر جگہ مین ہے
ہر چہ دارد در جہان بود و نبود
جسکے لیے جہان مین ہستی اور نیستی ہے
ناز معشوقان ہمیگردد عیان
ناز معشوقون کا ظاہر ہوتا ہے
چشم بینا ہر کہ دارد در جہان
جسکی آنکھ دیکھنے والی ہے دنیا مین
ہر کہ او در صورت ہر خیر و شر
جو کہ ہر نیک و بد کی صورت مین
شد جہان آئینہ رخسار دوست
دنیا آئینہ ہے دوست کے منھ کا
روی عذرا کے برانداز د نقاب
عذرا کا منھ کب نقاب اُٹھائے
عاشق و معشوق غیر یار نیست
عاشق اور معشوق سوا یار کے نہین ہے
یار پنہا نست در زیر نقاب
یار پوشیدہ ہے نقاب مین
پردہ بردار و جمال یار بین
پردہ اُٹھا اور یار کا حسن دیکھ
نیست کن این چہرۂ موہوم را
نیست کر اس وہمی چہرے کو

گر نباشد جان چہ کار آید بدن
اگر جان نہ ہو تو جسم کس کام آئے
میل دل ہر سو اگر باشد چہ دور
دل کی خواہش اگر ہر طرف ہو تو کیا بعید ہے
از طفیل عشق آمد در نمود
عشق کے طفیل سے وجود مین آیا ہے
از نیاز عاشقان جان فشان
جان نثار عاشقوں کے نیاز سے
از پس ہر ذرہ حق بیند عیان
ہر ذرے کے ساتھ اللہ کو دیکھتا ہے
دوست بیند او بود صاحب ہُنر
دوست دیکھتا ہے وہ ہنرمند ہے
ہر دو عالم در حقیقت عکس اوست
دونون جہان حقیقت مین دوست کا عکس ہے
تا نہ بیند دیدۂ وامق پر آب
جب تک نہ دیکھے وامق کی آنکھ مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے
در حقیقت غیر او دیّار نیست
حقیقت مین سوا یار کے کوئی چلنے والا نہین ہے
ہمچو دریا کو نہان شد در حباب
جیسے دریا کہ وہ چھپ جائے حباب مین
دیدہ وا کن چہرۂ اسرار بین
آنکھ کھول بھیدون کا چہرہ دیکھ
پردہ بکشا شاہد معلوم را
پردہ کھول جانے ہوئے معشوق کا

خار و گل بنگر کہ از یک شاخ رست
کانٹا اور پھول دیکھ کہ ایک شاخ سے اُگے
تا شود پیش تو ایمعنی درست
تاکہ ہووے تیرے نزدیک یہ مضمون پورا

گر بصورت گل نماید غیر خار
اگر ظاہرا پھول دکھائی دے بغیر کانٹے کے
خار و گل عین اند در اصل تبار
کانٹا اور پھول عین یکدگر ہین اصل مین

گر بگوئی خار و گل ضدّ ہم اند
اگر تو کہے کہ کانٹا اور پھول ایکدیگر ضد ہین
ہم ز وجہی این سخن باشد پسند
ایک پہلو سے یہ بھی مناسب ہوگا

ور ہمی گوئی کہ خار و گل یکیست
اور جو تو کہتا ہے کہ کانٹا اور پھول ایک ہی ہین
عارفانرا کے درین معنی شکیست
پہچاننے والون کو اس مضمون مین کب شک ہے

مرد عارف ہرچہ میگوید رواست
مرد پہچاننے والا جو کہتا ہے جائز ہے
جاہل ار گوید صواب آن ہم خطاست
نادان اگر صحیح کہے وہ بھی غلط ہے

برتر از وہم و خیال ما و تو
باہر ہمارے اور تیرے وہم و خیال کی حد سے
ہست عاشق را ہزاران گفتگو
ہین عاشق کی ہزارون گفتگو

تو نداری ذوق ارباب صفا
تو نہین رکھتا ہے مذاق ارباب صفا کا
گشتہ زان منکر اہل خدا
اسلیے اللہ والون کا منکر ہوگیا ہے

مہر رویش بر ہمہ ذرات تافت
اُسکے چہرے کا آفتاب سب ذرون پر چمکا ہے
ہر یکی در خورد خود ز و بہرہ یافت
ہر ایک نے اپنے مادے کے لائق اُس سے حصہ پایا

در درون خانہ نور آفتاب
گھر کے اندر آفتاب کا نور
ہم بقدر روزنہ افگند تاب
روشندان کی مقدار پہونچا

روزن از خانہ کشا این خانہ را
روشندان بڑھا اس گھر کے لیے
تا شود این خانہ پر نور و ضیا
تاکہ یہ گھر اور روشنی سے بھر جائے

سقف دیوارش اگر سازی خراب
اُس کے دیوار کی چھت اگر کھوڈ ڈالے تو
پُر شود خانہ ز نور آفتاب
بھر جائے گھر آفتاب کے نور سے

کشف در معنی بود رفع حجاب
کھولنا حقیقت مین پردہ اُٹھا دینا ہے
بود تو آمد بروی تو نقاب
تیری ہستی تیرے منھ کا نقاب ہے

پردۂ خود از میان بردار زود
پردہ ہستی کا درمیان سے اُٹھا جلدی
تا تعین بر نہ خیزد از میان
جب تک تعین درمیان سے نہ اُٹھ جائے
از تعین شد حجاب روی دوست
تعین سے ہوا پردہ دوست کے منھ کا
سدِّ راہ تو توئے آمد بدان
تیری راہ کی دیوار خودی ہے جان لے
نیست از خود شو کہ تا یابی نجات
اپنے آپ کو نیست کر تا کہ تو نجات پائے
عشق آمد چون مے و عالم وسبو
عشق مانند شراب کے ہے اور عالم گھڑا
عشق چون جان ست عالم ہمچو تن
عشق مانند جان کے ہے اور عالم مانند جسم کے
بر جمالِ عشق عالم پردہ است
عشق کے حسن پر عالم پردہ ہے
محو کن از لوح ہستی نقش غیر
مٹادے ہستی کی لوح سے غیر کا نقش
قطرہ و دریا بمعنی خود یکے ست
قطرہ اور دریا حقیقت میں خود ایک ہی ہے
قطرہ در دریا فتاد و شد فنا
قطرہ دریا مین پڑا اور ہوا فنا
چیست وحدت آنکہ از غیر خدا
کیا ہے وحدت یہ ہے کہ ماسوی اللہ سے

تا عیان بینی تو روے یار زود
تا کہ کھلم کھلا دیکھے تو یار کا منھ جلدی
حق نہان ست و نباید شد عیان
حق پوشیدہ ہے اور نہ چاہے ظاہر ہونا
تا عیان بینی کہ ہستی جملہ اوست
تا کہ کھلم کھلا دیکھے تو کہ ہستی وکمال وہی ہے
ورنہ حق پیدا است در کون ومکان
وگرنہ حق ظاہر ہے تمام عالم مین
چون تو بر خیزی نشنید حق بجات
جو تو اُٹھ جائے گا اللہ بیٹھے گا تیری جگہ مین
مست این مے دان تو جام وہم سبو
اس شراب کا مست جان تو جام اور سبو کو
خانۂ عشق ست عالم بے سخن
گھر عشق کا ہے عالم لا کلام
گر نباشد عشق عالم مردہ است
اگر عشق نہ ہو عالم مردہ ہے
تا بہ بینی ہست کعبہ عین دیر
تا کہ دیکھے تو کعبے میں بتخانہ ہے
غیر حق در ہر دو عالم گو کہ کیست
ماسوی اللہ دونون جہان مین بتا کون ہے
عین دریا گشتنش باشد بقا
عین دریا ہو جانا اس کا بقا ہے
فرد آئے در خلا و در ملا
الگ رہے تو تنہائی اور محبت مین

چیست اخلاص آنکہ از غیر خدا
کیا ہے اخلاص یہ ہے کہ ماسوی اللہ سے
جان و دل سازی فدائی این فنا
جان و دل کرے تو الگ اے جوانمرد

ہر کہ صابر نیست لائی یار نیست
جو صابر نہین ہے لائق یار کے نہین ہے
دعوی عشقش بجز پندار نیست
اُسکا دعوی عشق بجز غرور کے نہین ہے

دوزخ و جنت یقین بشنو کہ چیست
دوزخ اور جنت یقین سُن کہ کیا ہے
جز فراق و جز وصال دوست نیست
سوائے جدائی اور سوا وصل دوست کے نہیں ہی

او چو خورشیدست و ما چون سایہ ایم
وہ مانند آفتاب کے ہی اور ہم مانند چھاؤن کے ہین
ہمچو نور و سایہ ما ہمسایہ ایم
مانند دھوپ اور چھاؤن کے ہم ہمسایہ ہین

تابع نورست سایہ روز و شب
تابع نور کا ہے سایہ دن اور رات کا
نور خواہی گو بیا سایہ طلب
نور چاہتا ہے کہہ آؤ سایہ طلب کر
گویان

ہستی سایہ یقین از نور دان
ہستی سایہ کی یقیناً نور سے جان
سایہ را بیشک دلیل نور خوان
سایہ کو بیشک دلیل نور کی کہہ

می نماید سایہ ہا از عکس نور
نظر آئے ہین سائے عکس نور سے
سایہ را از نور نتوان کرد دور
سایہ کو نور سے نہین کر سکتے ہین دور

گر نہان گردد زمانے نور خور
اگر چھپ جاتا ہے کچھ دیر نور آفتاب کا
سایہ ہا ناچیز گردد سر بسر
سائے نیست ہو جاتے ہین تمام

سایہ ہا چون محو نور خور شود
سائے جب نور آفتاب مین مٹ جاتے ہین
وصل او را در زمان درخور شود
جلدی وصل آفتاب کے قابل ہو جاتے ہین

غیرت حق دیدہ ہا را کور کرد
اللہ کی غیرت نے آنکھون کو اندھا کر دیا
نیست قسم خلق غیر از سوز و درد
نہین ہے حصہ خلق کا ماسوا سوز اور درد کے

دیدۂ حق بین اگر بودے مرا
تیری آنکھہ اگر حق بین ہوتی
او رخ ہر ذرہ بنمودے مرا
وہ ہر ایک ذرے سے تجھکو منھ دکھاتا
ترا

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ کتاب ہذا مطبع مجیدی واقع کانپور مین باہتمام صاحب پائگاہ رفیع محمد شفیع صاحب ابن جناب
حاجی مولوی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ و مالک مطبع مجیدی کانپور بحسن صحت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ مین طبع ہوئی